غزلیں

نگار عظیم

○

ذات کی سیر پہ نکلوں مری ہمت ہی نہیں
اس بیاباں سے گزرنے کی جسارت ہی نہیں

زندگی میں نے قناعت کا ہنر سیکھ لیا
اب ترے ناز اُٹھانے کی ضرورت ہی نہیں

کوئی شکوہ نہ شکایت نہ ستم ہے نہ جفا
ایک مدت سے تری ہم پہ عنایت ہی نہیں

جب بھی ملتے ہیں چمک اُٹھتی ہیں آنکھیں ان کی
اور دعویٰ ہے انھیں ہم سے محبت ہی نہیں

دل تو کیا چیز ہے پتھر بھی پگھل جائے مگر
جذبۂ عشق میں ترے وہ حرارت ہی نہیں

اپنے اشکوں سے بنا دیتے بیاباں کو چمن
کیا کریں ہم کو تو رونے کی اجازت ہی نہیں

معتبر بھی وہی ارباب نظر میں ٹھہری
جس کہانی میں کوئی حرف صداقت ہی نہیں

اس کی یاد آئی ہے مت چھیڑ مجھے باد صبا
تجھ سے پھر بات کروں گی ابھی فرصت ہی نہیں

گلشن دل پہ خزاؤں کا تسلط ہے نگاؔر
کوئی خواہش کوئی ارماں کوئی چاہت جی نہیں

H-3، بٹلہ ہاؤس، اوکھلا، نئی دہلی، موبائل: 9968097929

شاہد ندیم

○

تہذیب نو نے حرمتِ کردار چھین لی
اپنے لہو نے اپنی ہی دستار چھین لی

رشتوں کی اہمیت نے لگاتار چھین لی
جو کچھ بچی تھی قوتِ رفتار چھین لی

مجبور اس قدر ہوئی غربت کی آبرو
زرداریٔ حیات نے ہر بار چھین لی

مظلومیت جو وجد میں آئی تو یوں ہوا
بڑھ کر ستم کے ہاتھوں سے تلوار چھین لی

جو کچھ بچا کے رکھی تھی دولت زمین میں
آسودگی شوق نے ہر بار چھین لی

رونا نہ روئیں آپ کسی احتساب کا
دل کی جلن نے ندرتِ معیار چھین لی

بھر کر ہمارے لہجے میں کڑواہٹیں ندیؔم
ہم سے ہماری دولت ایثار چھین لی

10/23، چون پازن، نائی کی منڈی، آگرہ، موبائل: 9760929444